آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہورہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہوکر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت با مقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

آپ کے رسالہ ''فیض عالم'' بہاولپور کے ۲۶ سال مکمل ہوئے

الحمدللہ رب العالین وبکرم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کا یادگار جریدہ اہلسنت کا محبوب ترجمان ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور نے اپنی اشاعت کے ۲۶ سال پورے کئے۔ ادارہ اپنے ان قارئین کرام کو مبارکباد پیش کرتا ہے جنہوں نے اس کی اشاعت میں ہمیشہ تعاون فرمایا۔

میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں

میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھا دوں
آنے والی ہے انکی سواری، پھول نعتوں کے گھر گھر سجا دوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے اپنی پلکوں پہ شمعیں جلا دوں
میری جھولی میں کچھ بھی نہیں ہے میرا سرمایہ ہے تو یہی ہے
اپنی آنکھوں کی چاندی بہا دوں اپنے ماتھے کا سونا لٹا دوں
میرے آنسو بہت قیمتی ہیں، ان سے وابستہ ہیں انکی یادیں
ان کی منزل ہے خاکِ مدینہ یہ گوہر یوں ہی کیسے لوٹا دوں
قافلے جا رہے ہیں مدینے اور حسرت سے میں تک رہا ہوں
یا لپٹ جاؤں قدموں سے ان کے یا قضا کو میں اپنی صدا دوں
میں فقط آپ کو جانتا ہوں اور اسی در کو پہچانتا ہوں
اس اندھیرے میں کس کو پکاروں آپ فرمائیں کس کو صدا دوں
میری بخشش کا ساماں یہی ہے اور دل کا بھی ارماں یہی ہے
ایک دن انکی خدمت میں جاکر ان کی نعتیں انہی کو سنا دوں
بے نگاہی پہ میری نہ جائیں دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھا دوں، دیکھنے کا سلیقہ بتا دوں

جلسہ دستار بندی

آپ کے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں دورۂ تفسیر القرآن شروع ہے ملک کے مختلف اضلاع سے علماء طلباء قرآن کریم سے نور سے اپنا سینہ منور کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں ان کی دستار بندی و تقسیم اسناد کی تقریب 22 مئی جمعہ سیرانی مسجد بہاولپور میں ہوگی مع احباب شریک ہوکر ڈھیروں نیکیاں حاصل کریں۔

حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے
میری تو ہستی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ سے ہے
محبتوں کا صلہ کون ایسے دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یار غار آپ سے ہے
یہ لفظ نعت کے جتنے ہیں آپ دیتے ہیں
یہ نعت گوئی میں میرا شمار آپ سے ہے
حضور آپ کی یادوں میں اشک رحمت ہے
یہ آنکھ تیری ضیا اشکبار آپ سے ہے
ہے ذکر آپ کا ایسا کہ آنکھ بر آئے
یہ آنکھ تیری ضیا اشکبار آپ سے ہے

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

سفید بال کالے ہوجائیں

اسطوخودوس ﴿﴾ پنساری سے عام مل جاتا ہے۔اس کو لیکر اس کا قہوہ بنا کر نہار منہ پینے سے سفید بال کالے ہوجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ نزلہ، زکام، دماغی کمزوری میں استعمال کریں۔(بیاض اویسی)

معراج میں دیدارِ الٰہی

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری کے مضامین معراج سے اکتساب

امت مسلمہ کے متفقہ عقائد سے انحراف کر کے اپنی ذات کو نمایاں کرنے کی روش نے جہاں فکری مغالطّوں کو جنم دیا ہے وہاں بعض خود ساختہ دانشوروں نے اپنے قارئین کے ذہن کو غبارِ تشکیک (شک میں مبتلا کرنے کا فعل) میں لپیٹ کر اعتقادی بے راہروی کی بنیاد بھی رکھی ہے۔ برصغیر میں برطانوی استعمار نے ہماری اسی مجلسی کمزوری کو دیکھتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو بھی مباحثوں اور مناظروں کا موضوع بنا کر جس گھناؤنی سازش کا ارتکاب کیا تھا ہم اس کے منحوس اثرات سے آج تک چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے بلکہ یہ غلط روش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناآسودہ امت کو مختلف خانوں میں بانٹ کر ان کی اجتماعی قوت کو مفلوج کرنے کا باعث بنی ہے۔ مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے انگریز کی اس سازش کا بروقت جواب دیا اور اسلام کا لبادہ اُٹھ کر برطانوی سامراج کی نمک حلالی کرنے والوں کا خوب پردہ چاک کیا۔

آیات معراج کی تشریح کرتے ہوئے کچھ لوگ تفسیر رؤیت کے بارے میں سخت مغالطے کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ آیہ کریمہ میں دو کمانوں یا اس سے بھی کم باہمی قرب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے درمیان قرب سے تعبیر کرتے ہیں۔ رؤیت باری تعالیٰ کو خارج از امکان قرار دیتے ہوئے اس گمان میں مبتلا ہیں کہ ”ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی“ اور ”قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی“ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کا قرب اور اصل صورت میں دیدار نصیب ہوا۔

قابل غور امر یہ ہے کہ بفرض محال اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے تو کیا یہ قرب حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عظمت کا آئینہ دار ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا عکاس، جنہیں خالق موجودات نے بطور مہمان خصوصی معراج کے لئے بلوایا تھا، حضرت جبرئیل علیہ السلام اَن گنت بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے رہتے تھے اور وہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بغیر اجازت داخل نہ ہوتے تھے۔ اگر معراج میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کی عظمت کا اظہار مقصود ہوتا تو فی الواقع یہ معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ہوتی۔ صحیح بخاری میں

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیo فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰیo (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۸، ۹)

''پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم'' کی تفسیر ان الفاظ میں کی گئی ہے

وَدَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء فی قوله عزوجل ''وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰی تَکْلِیمًا'' حدیث ۷۵۱۷، الصفحة ۱۸۵۶، دارابن کثیر دمشق بیروت)

اللہ رب العزت اتنا قریب ہوا کہ دو کمانوں کے درمیان جتنا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

حدیث مبارکہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ آیہ کریمہ میں وہ ذات جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوئی اس سے مراد اللہ رب العزت ہے۔

علماء میں ایک ایسا گروہ ہے جن کا عقیدہ ہے کہ معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باری تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوا۔

﴿انکارِ رؤیت کی دو ممکنہ صورتیں اور اس کا جواب﴾

پہلی صورت: پہلی صورت یہ کہ اللہ کا دیدار سرے سے ممکن ہی نہیں اور انسانی آنکھ کو اتنی تاب کہاں کہ وہ اللہ کا دیدار کر سکے۔

دوسری صورت: یہ کہ امکان تو موجود ہے لیکن شب معراج ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

جواب اویسی غفرلہ﴾ ان دونوں امکانی صورتوں کو جن کی بنا پر رؤیت باری تعالیٰ سے انکار کیا جاتا ہے فقیر علماء حق کی طرف سے پیش کردہ ہر صورت کا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عرض کرتا ہے۔

''لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ'' کی تشریح﴾ پہلی صورت میں قرآن حکیم کی جس آیہ کریمہ کو رؤیت باری تعالیٰ کے عدم امکان کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے وہ یہ ہے

لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ ۫ وَ ہُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ ۚ (پارہ ۷، سورۃ الانعام، آیت ۱۰۳)

آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں۔ (کنزالایمان)

اس آیت کا بالعموم یہ مفہوم لیا جاتا ہے کہ کسی آنکھ کو اتنی قدرت حاصل نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکے۔ اس آیت سے یہ معنی مراد لینا اسے نہ سمجھنے کے مترادف ہے اس لئے کہ اس میں رؤیت کا نہیں بلکہ ''ادراک'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ آیت کا معنی یہ ہوا کہ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ سب آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے اور ادراک دیکھنے کے معنی میں

نہیں بلکہ کسی شئے کے احاطہ کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ دیکھنا اور بات ہے اور کسی چیز کا احاطہ کرنا اور بات ہے۔ اس آیہ کریمہ میں رب ذوالجلال نے اپنے دیکھے جانے کی نفی نہیں کی بلکہ ارشاد یہ ہوا ہے کہ عالم امکان میں ساری آنکھیں بھی مل کر اس کی ذات کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں اور صرف اسی کی ذات ہر چیز کا احاطہ کرنے پر قادر ہے لہٰذا ادراک سے دیکھنا مراد لے کر آیت کا یہ معنی نکالنا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کسی آنکھ کے لئے ممکن ہی نہیں، یہ کسی صورت میں درست نہیں۔

(مدارج النبوۃ، شرح مسلم)

اِدراک کا مفہوم﴿ ادراک کے معنٰی ہیں مَرئی کے جوانِب وحدود پر واقف ہونا اسی کو اِحاطہ کہتے ہیں۔ ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابنِ مسیّب اور حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہوسکتا ہے جس کے حدود و جہات ہوں، اللہ تعالیٰ کے لئے حد وجہت محال ہے تو اس کا ادراک واحاطہ بھی ناممکن، یہی مذہب ہے اہلِ سُنّت کا، خوارج ومعتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رویت میں فرق نہیں کرتے اس لئے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہوگئے کہ انہوں نے دیدارِ الٰہی کو محالِ عقلی قرار دے دیا باوجودیکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالی بخلاف تمام موجودات کے بلا کیفیت وجہت جانا جاسکتا ہے ایسے ہی دیکھا بھی جاسکتا ہے کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت وجہت کے دیکھی نہیں جاسکتی تو جانی بھی نہیں جاسکتی، راز اس کا یہ ہے کہ رویت و دید کے معنٰی یہ ہیں کہ بصر کسی شئے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شئے جہت والی ہوگی اس کی رویت ودید جہت میں ہوگی اور جس کے لئے جہت نہ ہوگی اس کی دید بے جہت ہوگی۔ (خزائن العرفان)

دوسری آیت کی تشریح﴿ دوسری آیت نفی رؤیت کے لئے جس کا سہارا لیا جاتا ہے وہ یہ ہے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَّرَآءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا.

(پارہ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، آیت ۵۱)

اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے۔ (کنز الایمان)

تفسیر﴿ مفسرین کرام نے اس آیت کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ کسی بشر کی مجال نہیں کہ وہ بے حجاب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو سکے اس لئے اس کا دیدار بے حجاب ممکن ہی نہیں۔ اس دلیل کی بنا پر وہ تسلیم نہیں کرتے کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذات باری تعالیٰ کا بے حجاب دیدار کیا۔ اس آیت کو سمجھنے میں ان سے وہی مغالطہ سرزد ہوا جو سابقہ آیت کو سمجھنے میں

ہوا تھا۔ صحیح بات یہ ہے کہ آیت کریمہ میں بے حجاب کلام کی نفی کی گئی ہے نہ کہ بے حجاب مشاہدے کی، جبکہ اس میں دیدار اور مشاہدے کا نہیں بلکہ بے حجاب کلام کا ذکر ہے اور یہ تو نہیں کہا گیا کہ اللہ کو طاقت نہیں کہ وہ اپنا دیدار کسی کو بے حجاب کرا سکے۔ چونکہ اس آیت میں خدا کی نہیں بلکہ بشر کی طاقت کی نفی کی جا رہی ہے اس لئے اسے شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار الٰہی کی نفی کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔

سفر معراج رب کائنات کی قدرت کاملہ کا مظہر

فقیر بیان کر چکا ہے کہ معجزہ معراج کا انکار اللہ رب العزت کی قدرت کاملہ کا انکار ہے کیونکہ خدائے رحیم وکریم، کائنات کا ہر ذرہ جس کے حکم کا پابند ہے، نے اپنے محبوب رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت جبرئیل امین کے ذریعہ براق بھیج کر بلوایا اور انہیں آسمانوں کی سیر کرائی کہ محبوب تیری چادرِ رحمت کائنات کی ہر شئے پر محیط ہے۔ قادرِ مطلق کی قدرتِ کاملہ پر اِستعجاب کیسا؟

واقعہ معراج کو قرآن نے اول تا آخر خدائے لم یزل کی قدرت کاملہ قرار دیا ہے اسی لئے اس واقعے کو " سُبۡحَانَ الَّذِیۡ " سے شروع کیا تا کہ ذہن میں کسی قسم کا خلجان باقی نہ رہے کہ اس واقعہ کی ذمہ داری اس عظیم و برتر ذات پر ہے جو ہر قسم کی کمزوری، نقص اور عیب سے پاک ہے اور بلا شرکتِ غیر سے اس بات پر قادر ہے کہ وہ معراج جیسا عظیم و بے مثال سفر کرا سکے۔ اگر دعویٰ کسی فرد بشر کی طرف سے ہوتا کہ میں نے اپنی طاقت اور صلاحیت کے بل بوتے پر معراج کیا تو معاملے کی صورت مختلف ہوتی لیکن یہاں تو بات ہی اور ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی ذات کو ہر کمزوری، عیب اور سقم سے پاک قرار دے کر معراج کو اپنی طاقت اور قدرت کاملہ سے منسوب کر رہا ہے لہٰذا یہ بحث کہ رؤیت باری تعالیٰ کس طرح ممکن ہے خود خالقِ مطلق کی قدرت واختیار کے دائرے کو زیر بحث لانے کے مترادف ہوگا لیکن خدا کی قدرت وطاقت کا اندازہ انسان کے حیطہ ادراک سے باہر ہے۔ اگر واقعہ معراج کی صحت کی کسوٹی انسان کی طاقت وقدرت میں ہو تو پھر یہ سارا معاملہ انسان کی دسترس اور دائرہ اختیار سے باہر ہے لیکن جہاں خدا کی قدرت اور اختیار کی بات آ جائے تو پھر اس واقعہ کی مختلف جہتوں سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

قرآن وحدیث کی روایات کی من مانی تاویل سے واقعہ معراج کی عظمت سے روگردانی کا پہلو نکلتا ہے۔ معجزہ معراج کو عقل کی کسوٹی پر پَرکھنے سے ممکن و ناممکن کی لایعنی بحث کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ پھر بیت المقدس کے سفر، آسمانوں اور عالمِ اُخروی کے مشاہدات کی عقلی توجیہہ ذہن میں بہت سارے سوالات چھوڑ جاتی ہے۔ معجزہ تو ہے ہی وہ خرق عادت واقعہ جو

عقل میں نہ آسکے۔ اسے دلیل نبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ بنابریں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک معجزے کا انکار سارے معجزات کا انکار اور خود رسالت کا انکار سمجھا جائے گا۔

انکارِ رؤیت کی تیسری دلیل

منکرین رؤیت باری تعالیٰ اِس حدیث کے حوالے سے دیتے ہیں جس میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ان سے معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار الٰہی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ. وہ تو نور تھا میں بھلا اسے کیسے دیکھ سکتا تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ بالعموم یہی کیا جاتا ہے اور اسی سے وہ نفی رؤیت کا استدلال کرتے ہیں۔ اگر ہم گہرائی میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر غور کریں تو اس کا یہ معنی نہیں جو بادی النظر میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے اگلی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ

رَأَیْتُ نُوْرًا میں نے نور کو دیکھا

(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

اس کی روشنی میں متذکرہ بالا حدیث کا معنی یہ ہوا کہ میں نے جس طرف سے بھی دیکھا اسے نور پایا۔ یہ معنی نہیں کہ وہ نور تھا میں اسے کیسے دیکھ سکتا تھا۔ ''رَأَیْتُ نُوْرًا'' کے الفاظ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدار الٰہی کا اثبات کرتے ہوئے اس کی کیفیت بیان کر رہے ہیں کہ ذات باری تعالیٰ کو جس طرف سے بھی دیکھا نورٌ علیٰ نور پایا۔

اللہ تعالیٰ خالق نور ہے

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نور اپنی ماہیت کے اعتبار سے وہ چیز ہے جس کو دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ اس کی مدد سے اشیاء نظر آتی ہیں لہٰذا اللہ کے نور کا دیدار چہ معنی دارد؟ اس کا جواب یہ ہے کہ باری تعالیٰ کی ماہیت کو نور قرار دینا اصلاً غلط ہوگا کیونکہ بشر کی طرح نور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے جسے اپنی ذات کے اعتبار سے کسی جہت اور ہیئت میں مقید نہیں کیا جا سکتا اس لئے بعض علماء کے نزدیک اللہ کو نور کہنا کفر کے مترادف ہے۔ بے شک وہ اللہ تعالیٰ خالق نور ہے کہ وہ دیگر مخلوقات کا خالق ہے مگر جب باری تعالیٰ نے اپنا تعارف قرآن پاک میں اس طرح کرایا ہے کہ

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. (پارہ۱۸، سورۃ النور، آیت ۳۵)

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔

مفسرین قرآن اور ائمہ کرام نے اس کا معنی یہ مراد لیا ہے کہ وہ ذات جو آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والی ہے لہٰذا آیت کریمہ میں مجازاً سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو نور سے تعبیر کیا ہے جس سے مراد اس کی تجلی ذات ہے نہ کہ اس کی ماہیت۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا دیدار کیا تو اس کے جلوہ ذات کی کیفیت کو نور کی مانند پایا جس نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ یہی نورانی" اراہ" کا مفہوم ہے اور اس کی کیفیت کو جس کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مشاہدہ کیا دیدار الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

﴿اِمکانِ رؤیت باری تعالیٰ﴾

رؤیت باری تعالیٰ کے ضمن میں یہ خیال عام ہے کہ اس دنیا میں اللہ کو دیکھنا ممکن نہیں ہے اور بطور انعام دیدار الٰہی محض آخرت کا حصہ ہے۔ اس سلسلے میں قرآن حکیم کی دو آیات کو ذہن نشین کر لینا ضروری ہوگا جس سے اس دنیا میں دیدار الٰہی کی اِمکانی صورت واضح ہو جائے گی۔

قرآن کریم کی پہلی آیت کا محل حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا بارگاہ رب العزت میں دیدار کے لئے خواستگار ہونا ہے۔ وہ سراپا سوال بن کر باری تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں

رَبِّ أَرِنِیٓ أَنْظُرْ إِلَیْکَ. (پارہ۹، سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۳)

اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی جنہیں بارہا اپنے رب سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا ہے، اس بات سے آگاہ نہیں تھے کہ وہ دیدار الٰہی کا مطالبہ کر کے ایسی چیز کا تقاضا کر رہے ہیں جو سرے سے ممکن ہی نہیں؟ جناب کلیم اللہ کا رؤیت باری تعالیٰ کے عدم امکان کے بارے میں بے خبر ہونا بعید از فہم ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کا بارہا خدا کے حضور دیدار کا تقاضا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ علی وجہ البصیرت ان کا اعتقاد تھا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار اس دنیا میں عین ممکن ہے۔ یہی سبب ہے کہ سرِ طُور " رَبِّ اَرِنِیۤ " کی صدا بلند کرتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس التجا کے جواب میں باری تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا وہ بھی غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ خدا کی طرف سے اپنے کلیم کو خطاب فرمایا گیا۔

قَالَ لَنْ تَرَانِیْ. (پارہ۹، سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۳) فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔

جواب کی نوعیت پر غور کریں تو اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ مجھے دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ ! تیری آنکھ مجھے دیکھنے کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ یہ نہیں کہا کہ کوئی آنکھ مجھے دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتی۔اس سے امکان رؤیت کی نفی نہیں ہوتی بلکہ اس فرمودہ خداوندی میں اس بات کا اثبات مضمر ہے کہ میرے دیدار کا شرف معراج کی شب صرف میرا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کرے گا۔قضا و قدر نے یہ شرف و امتیاز حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصے میں رکھا ہے۔یہی سبب تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی التجا کو شرف پذیرائی نہ بخشا گیا کیونکہ اس سعادت کے لئے ازل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کو منتخب کیا جا چکا تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ سعادت بازو کے زور سے نہیں ملتی، جب تک بخشنے والا خدا نہ بخشے۔

دوسری آیت میں اہل جنت کے لئے مژدہ ہے کہ انہیں اللہ رب العزت اپنے دیدار سے نوازے گا۔ارشاد ہے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (پارہ ۲۹،سورۃ القیامۃ ،آیت ۲۲،۲۳)

کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بموجب تروتازہ چہروں پر بشاشت کی لہر دوڑ جائے گی جب انہیں خدا کا دیدارِ عام بے حجاب کرایا جائے گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے بے حجاب دیدار سے بڑھ کر اور کوئی نعمت اہل ایمان کے لئے نہ ہوگی۔

دیدارِ الٰہی پر متفق علیہ حدیث

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا بے شک تم اپنے رب کو اعلانیہ دیکھو گے۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید،باب قول اللّٰہ تعالیٰ ”وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝“ حدیث ۷۴۳۵، الصفحۃ ۱۸۳۴ ،دارابن کثیر دمشق بیروت)

☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودھویں کے چاند کی رات ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھتے ہو۔

(صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ ''وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ٥ إِلىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥''
حديث ۷۴۳۴، الصفحة ۱۸۳۴، دار ابن كثير دمشق بيروت)

(سنن ابی داؤد، كتاب السنة، باب فی الرؤية، حديث ۴۷۲۹، الجزء الرابع، الصفحة ۲۳۳، المكتبة العصرية صيدا بيروت)

(سنن ابن ماجة، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، حديث ۱۷۷، الجزء الاول، الصفحة ۱۸۰، دار الجيل بيروت)

اس سے یہ بات ظاہر وباہر ہے کہ مندرجہ بالا ارشادات مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رو سے ذات باری تعالیٰ کے مطلقاً دیدار کی نفی نہیں ہوئی۔ اب اگر بالفرض اس کے عدم امکان کو تسلیم کر لیا جائے تو منطق کے اصول کے مطابق جو چیز اس جہان میں ناممکن ہے وہ عالم اخروی میں بھی ناممکن ہے لیکن بحوائے ارشاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مومن کے لئے آخرت میں سب سے بڑی نعمت دیدار خداوندی ہوگا۔

﴿دیدارِ الٰہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مختص تھا﴾

یہ بات کسی شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اپنے ہر ایمان دار امتی سے کروڑ ہا درجے بڑھ کر ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ ہر مومن کو ایمان کی دولت ان کے صدقے سے عطا ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے یہ منفرد امتیاز صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو حاصل ہے کہ انہیں معراج کی شب مشاہدہ ودیدار حق نصیب ہوا جبکہ دوسرے اہل ایمان کو یہ سعادت آخرت میں نصیب ہوگی۔ احادیث میں ہے کہ معراج کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احوال آخرت، جنت اور دوزخ کا مشاہدہ کرایا گیا جبکہ باقی سب کو ان کا چشم دید مشاہدہ موت کے بعد کرایا جائے گا۔ بلاشبہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات میں شامل ہے کہ انہیں قیامت تک پیش آنے والے واقعات کی پیشگی مشاہدے کے ذریعے خبر دے دی گئی اور آخرت کے سب احوال ان پر بے نقاب کر دیئے گئے۔ اس بنا پر تسلیم کر لینے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے کہ منجملہ کمالات میں سے یہ کمال صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوا کہ دیدار الٰہی کی وہ عظمت عظمیٰ جو مومنوں کو آخرت میں عطا ہوگی وہ آپ کو شب معراج ارزانی فرما دی گئی۔ یہ کیسے ممکن ہوسکتا تھا کہ چھوٹی نعمتوں کے باوصف سب سے بڑی نعمت جو دیدار الٰہی ہے اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو محروم کر دیا جاتا۔

امکان کی بات سے قطع نظر سورہ نجم کی آیات معراج میں چار مقامات ایسے ہیں جن میں ذات باری تعالیٰ کے حسن مطلق کے

دیدار کا ذکر کیا گیا ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیo فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنٰیo (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۸، ۹)

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

یعنی رب العزت اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صرف دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا انتہائے قرب میں اس سے بھی کم ہو گیا۔

ارشاد ربانی میں اس انتہائی درجے کے قرب کی نشاندہی کی گئی ہے جس کا حتمی نتیجہ اور نقطہ منتہی سوائے دیدار الٰہی کے اور کچھ قرین فہم نہیں۔ اس کے بعد فرمایا

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰیo (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۱۱)

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

قرآن حکیم نے یہ واضح فرما دیا کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمال ذات باری تعالیٰ کا مشاہدہ دل کی آنکھ سے بھی کیا اور سر کی آنکھ سے بھی۔

دیدارِ الٰہی کے بارے میں علماءِ امت کی تصریحات

حدیث طبرانی میں ہے کہ

ان محمدا رای ربه مرتین مرة بعينه و مرة بفواده.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل سے۔

(المعجم الكبير، المعجم الاوسط، المواهب اللدنيه، نشر الطيب)

اس حدیث پاک سے رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں اوپر درج کی گئی قرآنی آیات کے مضمون کی بخوبی تائید ہوتی ہے۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ جو حضرت سیدنا عمر حضرت مولا علی اور حضرت حسان رضی اللہ عنہم جیسے برگزیدہ صحابہ کی صحبت سے فیض یافتہ نامور تابعی ہیں، ان سے ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آیا انہوں نے معراج کی شب ذات باری تعالیٰ کا دیدار کیا؟ تو انہوں نے تین بار قسم کھا کر اس بات کا اقرار کیا کہ ہاں انہوں نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔

☆ اسی طرح جب امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا

گیا تو انہوں نے تین بار یہ الفاظ دہرائے، قد رای ربہ یعنی انہوں نے اپنے رب کو دیکھا، یہاں تک کہ ان کی سانس پھول گئی۔

یہ خیالات و معتقدات سب ممتاز اور قابل ذکر صحابہ، صحابیات، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کرام کے ہیں۔ قرآن حکیم نے رؤیت باری کی تائید فرماتے ہوئے شک کرنے والوں سے پوچھا

أَفَتُمَارُوْنَهُ عَلٰى مَا يَرٰىo (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۱۲)

تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔

سرور دو جہاں، ہادی انس و جاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری آنکھ کے علاوہ ایک آنکھ باطنی دل کی بھی عطا فرمائی تھی۔ جب ساعت دیدار آئی تو آپ کو ظاہری جلوہ اور باطنی جلوہ دونوں نصیب ہوئے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىo (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۱۳)

اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا

بارگاہِ خداوندی میں بار بار حاضری

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خالق و مالک سے وصال و دیدار کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے بعد سفلی دنیا کی طرف تشریف لائے تو اللہ جل مجدہ کی طرف سے امت کے لئے پچاس نمازوں اور چھ ماہ کے روزوں کا تحفہ لائے۔ راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو ان کے استفسار پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ۵۰ نمازوں ۶ ماہ کے روزوں کے متعلق فرمایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اصرار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار رب تعالیٰ کے ہاں بھیجتے رہے یہاں تک کہ آپ نے 9 مرتبہ ذات باری تعالیٰ سے ملاقات کی جس کے نتیجے میں اللہ رب العزت نے تخفیف فرما کر پانچ نمازیں اور ایک ماہ کے روزے امت مسلمہ پر فرض کئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مزید تخفیف کے بارے میں اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اب رب کے ہاں جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نو مرتبہ دیدار اور ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں دیدارِ الٰہی میں محو تھیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارک جو دیدارِ الٰہی کے شرف سے مشرف ہوئیں، کائنات سماوی کا ایک ایک نقش جن

میں ثبت ہے، کتاب زندگی کے سرورق کا وہ جلی عنوان ہے جو ان گنت کائناتی سچائیوں کے انکشاف کا نقیب ہے، انہیں چشمان مبارک کے تصدق میں کائنات رنگ و بو میں رعنائیوں کے جھرمٹ اترتے ہیں، انہی چشمان مقدس میں موسیٰ علیہ السلام کی آرزو، انوار و تجلیات الٰہیہ کی صورت میں جاگزیں ہے اور یہی چشمان مقدس سدرۃ المنتہیٰ کے جمال کی عینی شاہد ہیں۔

کلام ربانی میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان مبارک آنکھوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو اپنے حوصلے، اعتماد، ہمت اور عزم و یقین کے باعث اس ارشاد ربانی کا مصداق ٹھہریں۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰیO (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۱۷)

آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

آپ کی بصارت اس درجہ طاقت و وسعت کی حامل تھی کہ شب معراج مشاہدہ حق کے وقت اس میں نہ صرف اضمحلال واقع نہ ہوا بلکہ وہ کمال ہوش کے ساتھ مشاہدہ جمال میں محو رہی۔

حضرت سہل بن عبداللہ التستری رحمۃ اللہ علیہ اسی مشاہدہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں

شاهد نفسه والى مشاهدتها و انما كان مشاهدا لربه تعالى يشاهد ما يظهر عليه من الصفات التى أوجبت الثبوت فى ذلك المحل۔ (روح المعانی، سورۃ الحج، آیت ۲۷)

اس طرح مستغرق ہوئے کہ سوائے ذات باری اور صفات الٰہیہ کے کسی طرف متوجہ نہ ہوئے۔

اس کے برعکس حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تجلی الٰہی کی ایک جھلک بھی برداشت نہ کر سکے اور صفاتی تجلی کی انعکاسی شعاع کے اثر سے آپ کا خرمن ہوش جل گیا۔

کسی صاحب نظر نے بصارت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بصارت موسیٰ علیہ السلام سے کیا خوبصورت موازنہ کیا ہے

موسیٰ ز ہوش رفت بہ یک پر تو صفات　　　تو عین ذات می نگری در تبسمی

موسیٰ تو محض ایک صفاتی جلوہ سے اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ یہ ہے کہ وہ عین ذات کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور حالتِ تبسم میں ہیں۔

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا

کس کو دیکھا یہ موسی سے پوچھے کوئی　　　آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

قرآن آگے چل کر رؤیت آیات الٰہیہ کے باب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال بصارت کا ذکر یوں کرتا ہے

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی O (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۱۸)

بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

معراج میں رؤیت باری تعالیٰ کی چند احادیث

☆ امام احمد اپنی مسند میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان خصائص کبریٰ میں اور علامہ عبدالروف علیہ الرحمہ شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث بسند صحیح ہے۔

☆ ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دولت کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا اور مجھ کو شفاعت کبریٰ اور حوض کوثر سے فضیلت بخشی۔

☆ محدث ابن عساکر حضرت عبداللہ ابن مسعود سے راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مجھے رب العزت نے فرمایا میں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنی دوستی دی اور موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام فرمایا اور تمہیں اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مواجہ بخشا کہ بے پردہ تم نے میرا دیدار کیا اور جمال پاک دیکھا۔

☆ مجمع البحار رہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان نہ کوئی پردہ تھا اور نہ کوئی دوسرا نبی ورسول۔

☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ کا وصف بیان فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اس کے پاس کیا دیکھا؟ فرمایا مجھے اس کے پاس اس کا دیدار رہوا۔

☆ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بے شک محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے رب کو دوبار دیکھا۔

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

☆ عکرمہ ان کے شاگرد کہتے ہیں میں نے عرض کیا، کیا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا

ہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کے لئے کلام لکھا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے دوستی اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دیدار، بے شک حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دوبار دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

جو ہو چکا ہے جو ہوگا حضور جانتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مقدس کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان چشمان مقدس نے اللہ رب العزت کا بے حجاب نظارہ کیا۔ اب اس کے بعد وہ کونسی چیز ہوگی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشم بینا سے پوشیدہ رہی ہوگی۔ یہی چشم بینا کائنات کی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ماضی، حال کے علاوہ مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات اور تغیرات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مبارک پر روز روشن کی طرح واضح اور نمایاں تھے۔

دل نے تجلیاتِ ذات الٰہیہ کی تصدیق کی

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالِ بصارت کے ذکر کے بعد قرآن آپ کے قلب انور کا ذکر بھی کرتا ہے، ارشاد ہوتا ہے

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىO (النجم، 53۔11)

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

وہی لوگ مجھ سے بچھڑ گئے

جو خیال تھے نہ قیاس تھے وہی لوگ مجھے سے بچھڑ گئے
جو محبتوں کے اساس تھے وہی لو گ مجھ سے بچھڑ گئے
جنھیں مانتا ہی نہیں یہ دل وہی لوگ میرے ہیں سفر
مجھے ہر طرح سے جو راس تھے وہی لو گ مجھ سے بچھڑ گئے
یہ خیال سارے ہیں عارضی یہ گلاب سارے ہیں کاغذی
گلِ آرزو کی جو باس تھے وہی لو گ مجھ سے بچھڑ گئے
جنہیں کر سکا نہ قبول میں وہ شریک راہِ سفر ہوئے
جو میری طلب میری آس تھے وہی لوگ مجھ سے بچھڑ گئے

بدنگاہی کا فتنہ

الحاج ملک اللہ بخش کلیار، کالم نگار ماہنامہ ''فیض عالم'' مدینہ منورہ کی کتاب ''اسرارِ دل'' سے اکتساب

اسلام غیر محرم کو دیکھنے سے نہ صرف منع کرتا ہے بلکہ وہ مومنوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی ہدایت بھی کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَ یَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ○

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۳۰)

اس آیت پاک میں حفاظت فروج سے پہلے نظروں کی حفاظت کا حکم آیا ہے، اس لیے کہ نظر کی بے احتیاطی ہی شرمگاہ کی حفاظت میں غفلت کا سبب بنتی ہے۔ بدنظری کے معاملے میں جو حال مردوں کا ہے تقریباً یہی حال عورتوں کا بھی ہے، اسی لیے کہ مرد و عورت کا خمیر ایک ہی ہے اور عورتیں عموماً جذباتی و نرم طبیعت کی حامل ہوتی ہیں، بہت جلد فریق اول الذکر سے متاثر ہو جاتی ہیں اور اپنی نظریں میلی کر کے، زیادہ فتنے کا باعث بنتی ہیں۔ اس لیے رب تعالیٰ نے انہیں بھی واضح اور صاف الفاظ میں نگاہیں نیچی رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ ارشادِ عزوجل ہے

وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنَاتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۳۱)

زیبائش کا لفظ ہر قسم کی خلقی اور کسبی زینت کو شامل ہے، خواہ وہ جسم کی پیدائشی ساخت سے متعلق ہو یا پوشاک وغیرہ خارجی ٹیپ ٹاپ سے۔ مطلب یہ ہے کہ عورت کو کسی قسم کی خلقی یا کسبی زیبائش کا اظہار ان رشتہ داروں کے علاوہ جن سے پردہ ضروری نہیں کسی کے سامنے جائز نہیں۔ بدن کی خلقی زیبائش میں سب سے زیادہ نمایاں چیز سینہ کا ابھار ہے، اس کے مزید ستر کی خاص طور پر تاکید فرمائی اور جاہلیت کی رسم کو مٹانے کی صورت بھی بتلا دی۔ زمانہ جاہلیت میں عورتیں خمار (اوڑھنی) سر پر ڈال کر اس کے دونوں پلے پشت پر لٹکا لیتی تھیں۔ اس طرح سینہ کی ہیئت نمایاں رہتی تھی، یہ گویا حسن کا مظاہرہ تھا۔ قرآن کریم نے بتلا دیا کہ اوڑھنی کو سر پر سے لا کر گریبان پر ڈالنا چاہیے تاکہ اس طرح کان، گردن اور سینہ پوری طرح مستور رہے۔

نظریں نیچی رکھنے کے بے شمار فوائد ہیں، حکم الٰہی کی اطاعت ہے، جس سے اس زہر آلود تیر کا اثر دل تک نہیں پہنچ سکتا۔ رب تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے، دل کو نور حاصل ہوتا ہے مومن کی فہم وفراست بڑھتی ہے۔ قلب تک شیطان کے داخل ہونے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ دل مطمئن ہو کر اصلاح خیر کی باتیں سوچتا ہے۔ نظر اور دل کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے اور دونوں کے درمیان کا راستہ بہت مختصر ہے۔ دل میں خیر وبھلائی کے دخول کا دارومدار نظر کی اچھائی وبرائی پر ہے۔ جب نظر خراب ہو جاتی ہے، تو دل خود بخود خراب ہو جاتا ہے اس میں نجاستیں اور گندگیاں اکھٹی ہو جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت کے لیے اس میں گنجائش باقی نہیں رہتی ۔ بدنظری کرنے والے کا حافظہ، جسم، اعصاب اور دل کمزور ہو جاتے ہیں۔ گھر میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔ بدنظری کرنے والے کو حسن عمل کی توفیق نہیں ہوتی، بدنظری سے بے حیائی پھیلتی ہے۔ بدنظر انسان کے اندر محبوب کا خیالی تصور پیدا ہو جاتا ہے، وہ لاحاصل آرزوؤں اور تمناؤں میں الجھ کر رہ جاتا ہے، دماغی طور پر متفرق امنگوں میں بٹ جاتا ہے، اس طرح اس میں حق اور ناحق کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ بدنظری سے دو دلوں میں شہوتوں کی آگ بھڑکتی ہے اور خوابیدہ جنسی جذبات میں جنبش ہوتی ہے۔ کیونکہ بدنظر ہر وقت لاحاصل چیزوں کو حاصل کرنے کی تاڑ میں لگا رہتا ہے۔ محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص اس سے اللہ کے خوف سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرماتا ہے جس کی حلاوت اور لذت وہ قلب میں محسوس کرتا ہے'' (طبرانی)

بدنظری سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں، شروع میں انسان اس کو عام چیز سمجھ کر لطف اندوز ہوتا رہتا ہے، مگر انجام اس کا عظیم گناہ کا مرتکب ذلیل ورسوا ہونا ہوتا ہے۔ جیسے چنگاری سے آگ کے شعلے بھڑکتے ہیں، ایسے ہی بدنظری سے بڑی بڑی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ، وَزِنَاھُمَا النَّظَرُ   آنکھوں کا دیکھنا زنا ہے۔

بدنظری سے زمین میں فساد پھیلتا ہے، زنا کے لیے راہ ہموار ہوتی ہے۔ بدنظر کو دور سے ہر چیز خوبصورت لگتی ہے، اس لیے اس کا دل دیکھنے کو چاہتا ہے، دل کو نہ بجھنے والی پیاس لگی رہتی ہے۔ بدنظری کا گناہ اصل جوانی میں غلبۂ شہوت کی وجہ سے کیا جاتا ہے، دل کو ایسا روگ لگ جاتا ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ خالق کائنات نے ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت انسان تخلیق فرمایا ہے، حریص دل کس کس کو دیکھے گا؟ نتیجہ یہی نکلے گا کہ ایک کو دیکھا دوسرے کو دیکھنے کی ہوس بھڑتی جائے گی، نفسانی ہوس کے دریا میں ساری عمر بہتا رہے گا اور کنارے پر نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ یہ دریا ناپید کنار ہے۔ بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ جس طرح دنیا کا طویل سفر ایک قدم اٹھانے سے شروع ہوتا ہے، اسی طرح بدنظری سے زنا کے سفر کی ابتدا

ہوتی ہے۔اہل ایمان پہلی سیڑھی ہی چڑھنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ بدنظری ایک زہر آلودہ تیر ہے، جو دلوں میں زہر ڈالتا ہے، جب یہ تیر دل میں پیوست ہو جاتا ہے تو سوزش قلب بڑھتی ہے، بدنظری کی جب آنکھیں لڑتی ہیں اور نین سے نین ملتے ہیں تو دل میں چھپی آشنائی ظاہر ہو جاتی ہے پہلے سلام و پیام، کلام و ملاقات کے دروازے کھلتے ہیں، پھر سلسلہ جتنا دراز ہوتا جاتا ہے، اتنی ہی دل کی بیقراری بڑھتی جاتی ہے اور اشاروں اشاروں میں زندگی بھر ایک ساتھ رہنے کے عہد و پیمان بندھ جاتے ہیں۔ بدنظری کی آنکھیں بے لگام ہوتی ہیں، اکثر برائی ولڑائی کی بنیاد یہی بنتی ہیں اور دل کے اندر گناہ کا تخم پیدا ہو جاتا ہے۔ جو موقع ملتے ہی اپنی بہار دکھاتا ہے۔جس طرح قابیل نے ہابیل کی بیوی کے حسن و جمال پر نظر ڈالی تو دل و دماغ پر ایسا بھوت سوار ہوا کہ اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ دنیا میں سب سے پہلے قتل کا مرتکب ہوا۔ زلیخا عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کو دیکھا تو جذبات کے ہاتھوں ایسی بے قابو ہوئی کہ گناہ کی دعوت دے ڈالی۔

عصر حاضر میں بدنظری کی ایک قسم برہنہ تصاویر ہیں جو اخباروں اور کتابوں کی ہر روز زینت بنتی ہیں۔اسی طرح فلموں، ڈراموں اور ماڈلنگ کرنے والی لڑکیوں کی تصاویر جوجگہ جگہ دیواروں پر چسپاں رہتی ہیں۔آج کل موبائل سیٹ میں یہ تصویریں انسان کے پاس ہر وقت سامنے رہتی ہیں، انہی سینکڑوں برہنہ و نیم برہنہ تصاویر کو بدل بدل کر موبائل اسکرین میں سجایا جاتا ہے خلوت میں نظریں کامل توجہ کے ساتھ انکے انگ انگ کا معائنہ کرتی ہے۔اسی طرح ٹی وی اناؤنسروں کو خبروں اور ٹاک شو کے بہانے دیکھنا، گرل فرینڈ و بوائے فرینڈ کی تصویروں کو تنہائی میں للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا، انٹرنیٹ پر پیشہ ور لڑکیوں کی تصاویر دیکھنا یا فحش ویڈیو دیکھنا، یہ زندہ عورت کو دیکھنے سے زیادہ نقصان کا باعث ہیں، سرراہ غیر محرم کے خدوخال پر اتنی باریک بینی سے نظر ڈالنا، جتنا تصاویر کے ذریعہ دیکھنا ممکن ہے، ان سب سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ابن آدم کے لیے اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ یقیناً اسے پانے والا ہے، آنکھوں کا زنا (غیر محرم کی طرف) دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (حرام آواز کا) سننا ہے، زبان کا زنا (ناجائز) کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (ناجائز) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (ناجائز کام کی طرف) چل کر جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے'' (متفق علیہ)

دوسری حدیث پاک میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ

نظر کرنے اور (ناظر اور منظور) نظر کروانے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔

اکابرین امت کے نزدیک فتنہ بدنظری کیا ہے؟

(۱) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ’’متعدد شہوانی نگاہیں اور ایک ساعت کی لذت لمبے غم کا سبب بنتی ہیں‘‘

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں ’’آدمی کی آنکھیں شیطان کا پھندا ہوتی ہیں۔ جس نے اعضائے بدن کو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں لگا دیا اسے اسکا مقصود مل گیا، جس نے اپنے اعضائے بدن کو لذتوں میں مشغول کر دیا اس کے عمل برباد ہو گئے‘‘

☆ حضرت عبیدہ دل اور نگاہ کے بارے میں لکھتے ہیں ’’جس چیز کا نتیجہ نافرمانئ رب ہو، وہ کبیرہ گناہ ہے۔ چونکہ نگاہ پڑنے کے بعد دل میں فساد کھڑا ہوتا ہے، اس لئے شرمگاہ کو بچانے کے لئے نظریں نیچی رکھنے کا فرمان ہوا۔ نظر بھی ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ پس زنا سے بچنا بھی ضروری ہے اور نگاہ نیچی رکھنا بھی ضروری ہے تاکہ دل کو کسی قسم کا کوئی برا خیال لبھا نہ سکے‘‘

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں شہوات و بدنگاہی کے تقاضوں پر صبر سے ولایتِ خاصہ عطا ہوتی ہے یہی وجہ ہے مخنث (خسرے/خواجہ سراء) ولایت عامہ سے آگے ترقی نہیں کرسکتا کیونکہ اسے مجاہدہ کا وہ غم حاصل نہیں ہوتا جو کامل مرد کو پیش آتا ہے

☆ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں ’’جس نے نگاہ کو آزاد چھوڑ دیا تو اسکے غم طویل ہونگے‘‘

☆ امام غزالی فرماتے ہیں ’’آنکھوں کے فتنے سے خود کو یقینی طور پر بچاؤ کیونکہ یہی تمام فتنوں اور آفتوں کا بنیادی سبب ہے‘‘

☆ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں ’’اپنی نظر کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مصروف کر دو اور جس آنکھ سے تجھے اللہ کا دیدار کرنا ہے اسے غیر اللہ سے بند کر دے ورنہ اللہ کی نظر میں گر جاؤ گے‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں نگاہیں نیچی رکھنے اور فتنہ بدنظری سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اہل بیت کی دشمنی کا الزام لگایا جاتا ہے

سوال ۞ شہدائے کربلا کے سلسلے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اہل بیت کی دشمنی کا الزام لگایا جاتا ہے حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ محبّ اہل بیت تھے؟

جواب ۞ اس سوال کا جواب مسلک اہل سنت کی سینکڑوں کتابوں میں موجود ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہل بیت سے سچی محبت کرتے تھے لیکن اس کا جواب ہم اہل تشیع کی معتبر کتابوں سے دیتے ہیں۔ شیعہ مولوی ملا باقر مجلسی کتاب جلاء العیون میں لکھتا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وصال کے وقت یزید کو یہ وصیت فرما گئے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ پس ان کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن کے ٹکڑے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوشت وخون سے انہوں نے پرورش پائی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ عراق والے ان کو اپنی طرف بلائیں گے اور ان کی مدد نہ کریں گے۔ تنہا چھوڑ دیں گے اگر ان پر قابو پالے تو ان کے حقوق کو پہچاننا ان کا مرتبہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اس کو یاد رکھنا خبردار ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ (جلاء العیون جلد دوم)

صاحب ناسخ التواریخ لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو یہ وصیت فرمائی کہ اے بیٹا! ہوس نہ کرنا اور خبردار جب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو تو تیری گردن میں حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خون نہ ہو ورنہ کبھی آسائش نہ دیکھے گا اور ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا غور کیجئے! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یزید پلید کو یہ وصیت کررہے ہیں کہ ان کی تعظیم کرنا بوقت مصیبت ان کی مدد کرنا۔ اب اگر یزید پلید اپنے والد کی وصیت پر عمل نہ کرے تو اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا کیا قصور؟ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے یزید پلید کو کافر لکھا ہے اور اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ یزید پلید شرابی ظالم بدکار بے شرم بے حیاء اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا ذمہ دار ہے لیکن اس کے بدلے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنا یہ کون سی دیانت ہے؟ الحمد للہ! ان دلائل سے معلوم ہوا کہ شان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کتنی بلند ہے۔ ان دلائل سے ان لوگوں کو عقل کے ناخن لینے چاہیے جو علم نہ ہونے کی وجہ سے بکواس کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنی زبان کو بند رکھیں خصوصاً واعظین اور خطباء جو جوشِ خطابت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو باغی کہہ دیتے ہیں اور ذرا بھی ادب و لحاظ نہیں کرتے ایسے لوگ احتیاط کریں۔ اگر کوئی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور مولا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے مابین جنگ سے متعلق سوال بھی کرے تو حکمت عملی سے یہ کہہ کر عوام اہلسنّت کو مطمئن کردیں کہ ہمارے لئے دونوں ہستیاں لائق احترام و تعظیم ہیں لہٰذا ہمیں اپنی زبانوں کو بند رکھنا

چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا ایک جاہلانہ بول بروز قیامت ہمیں مہنگا نہ پڑ جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہمارے لئے کافی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرو تو خیر سے کرو۔

سادات کرام بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق احتیاط سے کام لیں اور اپنی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیاروں کی شان میں گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین

گرمی میں بھی صحت برقرار رکھنے کے بہترین طریقے

گرمی کا موسم آتے ہی بھوک کم ہو کر پیاس بڑھنے لگتی ہے لیکن اس شدید گرم موسم میں اپنی غذا کو متوازن رکھنا بھی ضروری ہے جس میں پھل اور سبزیاں اہم کردار ادا کرتی ہیں، آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں ایسی غذائیں جس کے استعمال سے آپ خود کو گرمی کے مضر اثرات سے بچا پائیں گے۔

پھلوں کے جوس ☆ گرمی کے موسم میں کولڈ ڈرنک کی بجائے پھلوں کے جوس پینے کو اپنی عادت بنائیں، تربوز، آم، انگور اور دیگر پھلوں کے جوس کے استعمال سے جسم صحت منداور ہائیڈریٹ رہتا ہے جو سخت موسم میں نکلتے پسینے کی کمی کو پورا کرتے ہیں۔

سلاد کا استعمال ☆ کھانے کے ساتھ سلاد کا استعمال بڑھا دیں جس میں بھرپور توانائی موجود ہوتی ہے جب کہ سلاد ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ آپ کافی دیر تک تھکاوٹ اور تکان سے بچاتا ہے اور جسم کو توانا اور سرگرم رکھتا ہے۔

بیریز کا استعمال ☆ بیریز بالخصوص بلیو بیریز گرمی کا بہترین تحفہ ہے اس میں زبردست اینٹی آکسی ڈینٹ موجود ہوتا ہے اور یہ آپ کے جسم کو وٹامن سی کی بڑی مقدار میں فراہم کرتی ہے جبکہ وٹامن سی گرمی میں کئی قسم کے انفیکشن سے بچاتی ہیں۔

ناشپاتی کی طرز کا پھل ☆ یہ پھل سلاد کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے لیکن اسے آپ دہی کے ساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید رہتا ہے، ناشپاتی کے طرز کے اس پھل میں فائبر، وٹامن بی 5، بی 6، سی اور کے علاوہ پوٹاشیم موجود ہوتا ہے جو جسم کو گرمی میں پیدا ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

کھیرے کا استعمال ☆ شدید گرمی میں مشروبات سے بھی بڑھ کر 2 یا 3 ٹکڑے کھیرا جسم کو ٹھنڈک فراہم کرتا ہے اور کئی گھنٹے گرمی میں کام کرنے کے باوجود جسم کو چست رکھتا ہے۔ کھیرے میں بیٹا کیروٹین، میگنیشیم، پوٹاشیم جیسے اجزا موجود ہوتے ہیں جو جسم میں ہائیڈریٹ کو متوازن رکھتے ہیں۔ (بیاض اویسی)

نماز میں تصورِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

3اپریل 2015ء کو جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لیے محترم ڈاکٹر محمد سجاد بھٹی صاحب نے ابوظہبی کے علاقہ مفخ کی نوری سنی مسجد میں فقیر کا انتظام کرار کھا تھا۔ہم صبح دس بجے دبئی سے محترم محمد اظہار قادری کے ساتھ ابوظہی کے لیے روانہ ہوئے محترم محمد علی اویسی، محمد طارق اویسی فقیر کے ہمراہ ہیں۔۱۲ بجے مصفح پہنچے تو مسجد کے خطیب حضرت علامہ ریاض احمد صدیقی صاحب نے ہمیں خوش آمدید کہا مسجد میں اجتماع کثیر ہے۔صدیقی صاحب نے فقیر کا تعارف میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپور کے حوالہ سے کرایا اور تقریر کے لیے کہا فقیر نے ۲۲ جمادی الآخر کو حضور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے مناسبت سے ان کے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے گفتگو کی جو نذر قارئین ہے (حوالہ جات ومفید اضافہ بعد میں درج کئے)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرضِ وصال میں جب تین دن تک حجرۂ مبارک سے باہر تشریف نہ لائے تو وہ نگاہیں جو روزانہ دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرفِ دلنواز سے مشرف ہوا کرتی تھیں آپ کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس گئیں۔جان نثارانِ مصطفیٰ سراپا انتظار میں تھے کہ کب ہمیں محبوب کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔بالآخر وہ مبارک لمحہ ایک دن حالتِ نماز میں انہیں نصیب ہوگیا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایامِ وصال میں جب نماز کی امامت کے فرائض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے، پیر کے روز تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں حسب معمول نماز ادا کررہے تھے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدرے افاقہ محسوس کیا۔آگے روایت کے الفاظ ہیں

فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ

آپ نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھا کر کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنا شروع فرمایا گویا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور قرآن کا ورق ہو، پھر مسکرائے۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابن ماجہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ ۔(صحیح بخاری، السنن الکبریٰ بیہقی)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

اپنی ایڑیوں پر پیچھے پلٹے تا کہ صف میں شامل ہو جائیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لانے والے ہیں۔

ان وجد آفریں کی منظر کشی روایت میں یوں کی گئی ہے

فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابن خزیمہ)

جب (پردہ ہٹا اور) آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور سامنے آیا تو یہ اتنا حسین اور دلکش منظر تھا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔ مسلم شریف میں "فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ" کی جگہ یہ الفاظ منقول ہیں

فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔(صحیح مسلم)

ہم دورانِ نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باہر تشریف لانے کی خوشی میں حیرت زدہ ہو گئے (یعنی نماز کی طرف توجہ نہ رہی)

علامہ اقبال نے حالتِ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشقِ زار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیدارِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منظر کی کیا خوبصورت لفظی تصویر کشی کی ہے۔

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری　　　کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

کم وبیش یہی حالت ہر صحابی کی تھی۔ شارحینِ حدیث نے "فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " کا معنی اپنے اپنے ذوق کے مطابق کیا ہے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

(فهممنا) أي قصدنا (أن نفتتن) بأن نخرج من الصلاة . (قسطلانی، ارشاد الساری)

پس قریب تھا یعنی ہم نے ارادہ کر لیا کہ (دیدار کی خاطر) نماز چھوڑ دیں۔

☆ لامع الدراری میں ہے

و كانوا مترصدين إلى حجرته، فلما أحسوا برفع الستر التفتوا إليه بوجوههم

(گنگوہی، لامع الدراری علی الجامع البخاری)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارک کی طرف مرکوز تھی، جب انہوں نے پردے کا سرکنا محسوس کیا تو تمام نے اپنے چہرے حجرۂ انور کی طرف کر لئے۔

☆ غیر مقلدین کے عالم وحید الزماں حیدر آبادی ترجمہ کرتے ہوئے لکھا

فهممنا أن نفتتن من الفرح برؤية النبى ﷺ. (وحید الزمان، ترجمۃ البخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے ہم کو اتنی خوشی ہوئی کہ ہم خوشی کے مارے نماز توڑنے ہی کو تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ نیچے ڈال دیا۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں

فكاد الناس أن يضطربوا فأشار إلى الناس أن اثبتوا۔(ترمذی، الشمائل المحمديه)

قریب تھا کہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو جاتا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔

☆ شیخ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اضطراب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

فقرب الناس أن يتحركوا من كمال فرحهم لظنهم شفاء ه صلى الله عليه وآله وسلم حتى أرادوا أن يقطعوا الصلوة لإعتقادهم خروجه صلى الله عليه وآله وسلم ليصلى بهم، و أرادوا أن يخلوا له الطريق إلى المحراب و هاج بعضهم فى بعض من شدة الفرح

(المواهب اللدنيه على الشمائل المحمديه)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفایاب ہونے کی خوشی کے خیال سے متحرک ہونے کے قریب تھے حتیٰ کہ انہوں نے نماز توڑنے کا ارادہ کرلیا اور سمجھے کہ شاید ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لا رہے ہیں، لہٰذا انہوں نے محراب تک کا راستہ خالی کرنے کا ارادہ کیا جبکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی کی وجہ سے کودنے لگے۔

☆ امام بخاری نے باب الالتفات فی الصلوۃ کے تحت اور دیگر محدثین کرام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ والہانہ کیفیت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں بیان کی ہے

وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِى صَلَاتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ ۔(صحیح بخاری)

مسلمانوں نے نماز ترک کرنے کا ارادہ کرلیا تھا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز کو پورا کرنے کا حکم دیا تو اے مسلمان بچ ان گستاخوں سے جو کہتے کہ نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آجائے تو شرک ہو جاتا ہے (صراط المستقیم) جبکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ آپ نے دیکھا، واضح ہوا الحمد اللہ آج اہلسنّت وجماعت کا مسلک صحابہ کرام کے عین مطابق ہے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی حال مقیم دبئ

خوشبو بسی ہوئی ہے جہاں ہواؤں میں (وہ مدینہ ہے)

فقیر محمد فیاض احمد اویسی کا سفر مدینہ منورہ جمادی الآخر ۱۴۳۶ھ

مورخہ 7 اپریل 2015ء کو محترم محمد علی اویسی نے دبئی سے جدہ کے لیے ناس ایئرلائن میں ٹکٹ بک کرادیا اور محمد عباس اویسی سے رابطہ ہوا وہ جدہ ائیر پورٹ پر گاڑی لیے فقیر کا منتظر تھا نماز عصر مکہ مکرمہ میں جا کر ادا کی۔ شب بدھ رات ایک بجے عمرہ شریف کے ارکان سے فراغت ہوئی فقیر کے دیرینہ دوست الحاج ملک اللہ بخش کلیار صاحب نے اپنے ہوٹل میں کمرہ کا بندوبست کیا ہوا ہے اور پر تکلف کھانے کا اہتمام بھی......

فقیر اپنے کمرہ میں جا کر سو گیا۔ صبح علامہ غلام شبیر المدنی سے رابطہ ہوا انہوں نے کہا کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوں جدہ میں کچھ کام ہیں وہ کر کے مدینہ منورہ جاؤنگا لیکن اب عمرہ سے فراغت کے بعد فقیر کو ایک دھن ہے کہ مدینے دیکھوں۔ چنانچہ اسی دھن میں اپنا سامان اُٹھایا اور مدینہ منورہ جانے والی کار میں آ بیٹھا۔ ۴ بجے شام فقیر شہر خوباں سید البلاد مدینہ منورہ آن پہنچا اس بار تو کچھ ایسا ہوا کہ مجھے خود یقین نہیں آ رہا تھا کہ مدینہ شریف آ گیا ہوں گاڑی سے اترا تو سامنے مسجد نبوی شریف کے مینار تھے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جنت کا پہاڑ احد شریف دعوتِ نظارہ دے رہا تھا مگر پھر بھی دل نہ مانا، گم سم اپنے بیگ کھینچتا شارع شہداء قندق منار الفضی میں آن پہنچا عزیزم محمد یٰسین فقیر کو دیکھ بڑے حیرت زدہ ہو کے پوچھنے لگے کیا آپ پاکستان نہیں گے؟ محمد مظفر، بشیر احمد و دیگر قندق کا عملہ مصافحہ و معانقہ کرتے بار بار یہی پوچھتا کہ آپ مکہ مکرمہ سے واپس مدینہ منورہ آ گئے ہیں پاکستان نہیں گئے کیا؟؟ دراصل ان احباب سے میرا رابطہ نہ تھا محترم علامہ شبیر بھائی سے تو پاکستان اور پھر دبئی سے بھی رابطہ رہا۔

☆ آج ہی حضرت علامہ صاحبزادہ محمد کرم اللہ الٰہی دلبر سائیں (زیب درگاہ ماتلی شریف سندھ) مسجد نبوی میں پہلی چھتریوں کے شمال مغرب میں نماز مغرب کے بعد ملے بتایا کہ الحمدللہ مدینہ منورہ میں اقامت کے ڈھیروں فوائد میں ایک یہ کہ میں نے پوری دلجمعی کے ساتھ ''پانی، صوت آواز'' کے علاوہ دیگر کئی موضوعات پر سینکڑوں صفحات تصانیف تیار کر لی ہیں انہیں شائع کرنے کے لیے آنے والے بدھ کو پاکستان جا رہا ہوں۔ فقیر نے کہا یہ کرنے والے کام ہیں جو آپ کر رہے ہیں ضرورت ہے کہ اہل علم علماء و مشائخ کرام اشاعتی امور کی طرف متوجہ ہوں۔ آنے والی نسلیں ان کی احسان مند رہیں گی۔

☆ 9 اپریل جمعرات کو سرگودھا کے قاضی احمد حسن چشتی و منشی اللہ دتہ صاحب اپنے گروپ سمیت باب الفہد کے باہر ملے

اور وہیں بیٹھے ہی پاکستان الحاج بابا جی محمد حنیف مدنی اویسی بانی وامیر دعوت ذکر سے فون پر رابطہ ہوا بڑے خوش ہوئے۔

☆ نماز عصر کے بعد ہمارے مسلک کے نوجوان سال صحافی ملک محبوب الرسول قادری (لاہور) باب ابوبکر کے باہر ملے خوش ہوکر کہا کہ چند سال قبل آپ کے والد گرامی حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ بھی یہاں پر ہی ملے تھے یہ کہہ کر ان کے رفع درجات کے لیے ڈھیروں دعائیں دیں کہا کہ مسلک حق اہلسنّت کے فروغ کے لیے ان کے کارہائے نمایاں سے صدیوں ہماری نسلیں اپنے صحیح راستے متعین کرتی رہیں گی۔ وہ دعائیں دے کر سلام پیش کرنے باب السلام سے مواجہہ شریف کی طرف روانہ ہوئے اور فقیر بھی کاسۂ گدائی لیے بارگاہ ناز کی طرف لرزتے قدموں کے ساتھ روانہ ہوا مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہوکر سلام کرنے کے وہ لمحات ہوتے ہیں جو لفظوں میں بیان کم از کم فقیر کے ممکنات میں سے نہیں ہیں شیخین کریمین کو سلام کرنے کے بعد باب البقیع میں بچھے دسترخوان (صفرے) پر افطاری کی سعادت ملی **فالحمدللہ علیٰ ذلک** مواجہہ شریف کے سامنے سمت قبلہ ایک کھڑکی ہے جو یقیناً آپ نے دیکھی ہوگی۔ آیئے اس کا تعارف عرض کرتا ہوں۔

دریچہ آلِ عمر

جب آپ مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہوکر بارگاہ اقدس میں نذرانہ سلام پیش کررہے ہوتے ہیں تو آپ کی پشت پر قبلہ رو آج بھی ایک کھڑکی نما جگہ موجود ہے جہاں آج کل ٹی وی کیمرہ بھی لگا ہے گویا یہ کھڑکی مسجد نبوی کی پہلی صف کے انتہائی بائیں جانب روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود ہے۔

یہ بڑا تاریخی مقام ہے اس مقام پر حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مکان تھا جو بذات خود بھی عظیم صحابی ہیں اور ان کا مرتبہ اپنے والد صحابی کی وجہ سے بھی بہت بلند ہے۔ یہ بھی روایت ہے اور الیاس عبدالغنی نے اپنی کتاب تاریخ مدینہ المنورہ'' میں لکھا ہے کہ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مکان کے پلر پر کھڑے ہوکر اذانیں بھی دی ہیں۔

یہ بھی مرقوم ہے کہ جب مسجد نبوی کی سامنے کی جانب توسیع کی گئی تو تمام مکانات ختم کردیے گئے سوائے اس مکان کے اور اس مکان کو پکی اینٹوں سے گھیر کر دروازہ لگا دیا گیا جو عین اس مقام پر تھا جہاں آج یہ کھڑکی موجود ہے اور اس دروازے پر (جواب کھڑکی کی صورت میں نظر آرہی ہے) ایک عبارت بھی لکھ دی گئی تھی۔ وہ دروازہ براہ راست مسجد نبوی کے توسیع حصے میں کھلتا تھا تاریخ مدینہ منورہ پر لکھی گئی کتابوں میں لکھا ہے کہ 165 ہجری تک اس عظیم صحابی کے گھر والے (گویا آنے والی انکی نسلیں) اس دروازے کو مسجد نبوی میں آنے کے لیے استعمال کرتے رہے۔ پھر اس مکان کے مکین ایک زمین دوز راستے

سے مسجد نبوی تک آنے لگے اور یہ راستہ موجودہ مسجد نبوی میں محراب عثمانی (جہاں آج کل امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے) کی پشت پر موجود ستونوں کی دوسری رو کے قریب کہیں نکلتا تھا۔

ان عظیم صحابی کے تمام قریبی گھر والوں کے انتقال کے بعد اس زمین دوز راستے اور مکان کو تالہ لگا کر بند کر دیا گیا۔ اس وقت کی حکومت حج کے زمانے میں زیارت کے پیش نظر اس راستے اور مکان کو کھول دیتی تھی اور یہ سلسلہ 888 تک چلتا رہا لیکن اس کے بعد حج کے موقعہ پر بے انتشار ہو جانے کے باعث اس وقت کے سلطان اشرف قاتبائی نے اس زمین دوز راستے اور اس مکان کو ہمیشہ کے لیے بند کروا دیا لیکن تقریباً چودہ صدیوں سے یہ کھڑکی جو زائرین مدینہ جا کر دیکھتے ہیں اس عظیم صحابی کی رہائش گاہ کے طور پر بطورِ نشانی موجود ہے لیکن آج کے حجاج اور معتمرین معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اس عظیم زیارت گاہ کو محض ایک کھڑکی سمجھتے ہیں اور شاید ہی کوئی ہو جو اس پر نگاہیں مرکوز کرتا ہو۔

اب آپ جب مدینہ منورہ کی حاضری سے بہرہ مند ہوں تو اس مقام کی زیارت سے ضرور سعادت مند ہوں۔ مرد حضرات تو اسکو بہت آسانی سے دیکھ سکتے ہیں خواتین شاید اس خزینے تک نہ پہنچ سکیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ کا مزار مبارک مکّہ المکرّمہ میں ہے (الحمدللہ فقیر نے دو بار اس مزار پاک کی زیارت کی ہے)

سیدنا عبداللہ بچپن میں والد کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے اور کم سنی ہی کی وجہ سے غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت نہ ملی تھی، اتباع سنت میں بڑے مشہور ہوئے جہاں کہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سفر میں اترتے یا نماز پڑھتے دیکھا تھا وہاں جب کبھی پہنچنے کا اتفاق ہو جاتا کیا مجال کہ بغیر اترے یا بغیر نماز پڑھے گزر جاتے۔ 83 ہجری میں چوراسی برس کی عمر میں وفات پائی مکہ شریف میں انتقال کرنے والے صحابہ کرام میں آپ سب سے آخری صحابی تھے۔

آپ کا مکان قبلہ کی جانب محراب سے مشرق کی طرف واقع تھا، اسی میں وہ ستون بھی تھا جس کے اوپر کھڑے ہو کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دیا کرتے تھے۔

قبلہ کی جانب سے جو مکانات مسجد سے متصل تھے اور جن کے دروازے مسجد نبوی میں کھلا کرتے تھے ان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی مکان بھی تھا اور اس کا دروازہ دریچہ آل عمر کے نام سے مشہور تھا۔

اسی مکان کے بارے میں صاحب عمدہ الاخبار میں لکھا ہے کہ وہ مکانات جو کبھی دیار عشرہ سے مشہور تھے سب گرا دیئے گئے البتہ اس زمین کو پکی دیوار سے گھیر کر باہر سے ایک مضبوط دروازہ لگا دیا گیا جس کے اوپر لکھ دیا گیا ''دیار آلِ عمر'' اور اندر پھول پھلواری لگا کر پورے احاطے کو سبزہ زار بنا دیا گیا۔ چنانچہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ شریفہ کے سامنے

سب کا سب ہرا بھرا چمن بن گیا چار دیواری کے ذریعے حد بندی کر دینے کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی یہ جگہ ماضی قریب تک متعین و مشخص تھی مگر 1357 ہجری مطابق 1955 میں سعودی حکومت کی پہلی توسیع کے دوران ساری دیواریں منہدم کر دی گئیں اس لئے اب اس مکان کی کچھ زمین جنوبی ہال کے اندر اور زیادہ تر حصہ ہال سے متصل باہر کشادہ میدان میں سمجھنا چاہیے۔

آج مدینہ منورہ میں یوم صدیق اکبر ہے

☆ آج اذان مغرب کے ساتھ ہی ۲۲ جمادی الآخر شروع ہوا۔ (یہ خلیفہ بلافصل افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا دن ہے) محترم محمد سہیل اویسی (باب المدینہ کراچی) علامہ نوید مختار اویسی ابن صوفی مختار احمد اویسی گذشتہ شب مدینہ منورہ ایئر پورٹ پر آئے ہیں فقیر کو ڈھونڈتے پھرتے رہے ہیں باب بلال کے برابر ملے پھر ہم نے باب جبریل کے باہر نور برساتے گنبد خضریٰ کے سائے میں ڈیرے ڈال لیے۔ قاری صدیق احمد (مکہ مکرمہ) کے ہمراہ حاجی عبدالرزاق المدنی ہیں انہیں فقیر کا تعارف کرایا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کے والد گرامی کیسے ہیں؟ فقیر نے عرض کیا ان کا گذشتہ چار سال قبل وصال ہو گیا ہے نہایت افسردہ ہوئے کہا ان سے مدینہ منورہ کئی ملاقاتیں ہوئیں ان کے شاگرد عزیز الحاج قاری غلام عباس نقشبندی (شیخوپورہ) ان سے ملاقات کا سبب بنے جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوتے تو میں ان سے فقہی مسائل معلوم کرتا، بتانے لگے کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا مسئلہ میں نے ان سے خوب سمجھا کافی دیر زیر گنبد خضریٰ ان کا ذکر اس انداز سے رہا کہ مجھ سمیت اکثر اہل محفل اشکبار تھے عبدالرزاق المدنی نے کہا کہ حضور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یوم وصال کے موقعہ پر دودھ لایا ہوں ختم شریف پڑھیں قاری محمد صدیق صاحب ختم شریف پڑھا فقیر نے دعا کرائی اور بعد مغرب دودھ کی سبیل تقسیم ہوئی آج مدینہ منورہ میں یوم سیدنا صدیق اکبر کے صدقے میرے حضور قبلہ والد گرامی فیض ملت محدث بہاولپوری کو ایصالِ ثواب ہوا۔

☆ آج ۲۳ جمادی الآخر (13-4-15) نماز عصر کے بعد فقیر حضرت قبلہ سخی سید محمد عاشق علی شاہ جیلانی (مدفون جنت البقیع شریف) کے شہزادے کے ساتھ باب بلال میں بیٹھا گنبد خضریٰ کا نظارہ کر رہا کہ محترم بھائی محمد عابد زرگر (کامونکی منڈی) سامنے آن کھڑے ہوئے ہم دونوں نے جب ایک دوسرے کو دیکھا تو خوشی کی انتہا نہ رہی خوب مبارکبادیوں کے تبادلہ کے ساتھ طے ہوا کہ عشاء کے بعد مل کر قندق چلیں گے۔ حسب پروگرام ہم دونوں باب مکہ کے سامنے اکٹھے ہوئے اور اپنے قندق چل دیئے پورے راستہ میں میرے حضور والد گرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ

گزرے لمحات کو ایسے سادہ مگر پراثر انداز سے بیان کیا کہ فقیر کے آنسو نکل آئے (ان لمحات کا ذکر فقیر نے اپنے مضمون ''یادوں کے چراغ'' میں لکھا ہے)

☆ ۲۵ جمادی الآخر پیر شریف کو بھائی محمد عابد واپس پاکستان جارہے ہیں مدینہ منورہ ائیر پورٹ سے ان کی فلائٹ ہے۔ انہیں شام ٦ بجے فندق سے الوداع کہا اور حرم نبوی شریف آ گیا۔

شب منگل بعد عشاء محمد عرفان مدنی کے ہاں محفل ہے انہوں نے فون کیا وہ مجھے لینے باب السلام میں موجود ہے ان کے گھر آئے ختم قادریہ شریف کے بعد فقیر نے یوم صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے مختصر گفتگو کی اور صوفی محمد اقبال قادری کہنے پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے خطبہ پر حیات النبی کے حوالے اٹھائے گئے سوال کا جواب عرض کیا۔

☆ آج مدینہ منورہ میں یکم رجب المرجب ہے شب پیر بعد عشاء محترم عبدالقادر نے اپنے گھر العوالی میں محفل کا پروگرام بنارکھا ہے گنبد خضریٰ شریف کے عقب (محکمہ) کے مین گیٹ پر گاڑیاں ہماری منتظر ہیں۔ہم سارے ساتھی اس کے گھر پہنچے تو مولانا محمد نوید مختار اویسی نے تلاوت کی جبکہ محمد شاہ نواز اویسی اور صاحب خانہ عبدالقادر و محترم محمد ظفر المدنی نے نعتیں پڑھیں فقیر نے معراج شریف کے حوالے سے بہت مختصر بیان کیا۔درود و سلام کے بعد فقیر نے ختم شریف پڑھا اور لنگر نبوی شریف کے لیے صفرہ بچھایا گیا اس طرح معراج شریف کی محافل آغاز فقیر نے مدینہ منورہ میں کیا **الحمد علیٰ ذلک**

مدینہ منورہ میں شب و روز جلدی کیوں گذر جاتے ہیں؟

تجربہ شاہد کہ مدینہ منورہ میں قیام کے شب و روز بہت جلدی گذر جاتے ہیں ابھی ۱٦ جمادی الآخر کو فقیر عمرہ کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوا دیکھتے ہی دیکھتے آج مدینہ منورہ سے جدائی کا دن ۸ رجب المرجب آن پہنچا آج کا روزہ فقیر نے باب بلال کے اندر حافظ غلام سرور کے ہمراہ افطار کیا دل میں غم آنکھیں پرنم ہیں نماز عشاء کے کافی دیر بعد سلام پیش کرنے مواجہہ شریف حاضری ہوئی حال دل وہ خوب جانتے ہیں مگر اپنی تسلی کے لیے داستان دل ہی دل میں عرض کرتا رہا مطوعے رشرطے فقیر کے قریب نہ بھٹکے بعد اپنی رہائش گاہ حاضر ہوا محترم علامہ غلام شبیر المدنی کی گاڑی مع ڈرائیور تیار ہے۔**فندق المنار الفضی** کے آفس میں محترم غلام یاسین و دیگر احباب سے الوداع کیا محمد آصف (سواق) ڈرائیور سے فقیر نے عرض کیا (مطار) ائیر پورٹ کی طرف جاتے ہوئے اگر احسان کریں امیر مدینہ سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری

ہو جائے تو واہ واہ........انہوں نے فقیر کی عرض مان لی رات کو۱۲ بجے کے بعد جبل احد کے دامن میں امیر مدینہ کی خدمت میں حاضر ہو کر الوداعی سلام عرض کیا اور پھر حاضری کی درخواست جمع کرائی۔ایک بجے نئے ائیر پورٹ پر جا پہنچے یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ۲۲ کلومیٹر کے فاصلے پر نئے ریلوے اسٹیشن کے قریب ہے ابھی چند دن پہلے اس کا افتتاح ہوا ہے بڑا وسیع وعریض ہے۔نہایت خوبصورت ہے۔بورڈ نگ اور امیگریشن کے بعد انتظار گاہ میں پہنچے تو بہاولپور کے سیٹھ عبدالرزاق صاحب ملے مدینے شریف کی جدائی کا باتیں شروع ہوئیں فقیر نے کہا کہ پتہ نہیں کیا راز ہے کہ مدینہ پاک میں شب روز کیوں جلدی گذر جاتے ہیں؟انہوں نے بھی کہا اس راز کی سمجھ نہیں آتی فقیر نے کہا کہ دراصل یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ خوشی کے دن بڑی تیزی سے گذر جاتے ہیں اور مدینہ منورہ تو ہے ہی خوشیوں کا مزکر سچ ہے کہ

''مدینہ اک ایسی بستی ہے جس کی آغوش میں آکر میں اپنے سارے غم بھول جاتا ہوں''

۲۸اپریل منگل کی شب ۴ بجے ہمارا جہاز مدینے شریف سے الوداع ہوا پاکستانی وقت کے مطابق دن دس بجے ہم مدینۃ الاولیاء ملتان شریف پہنچے برادرم محترم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ریاض اویسی مع قاری ریاض حسین گولڑوی موجود ہیں بہاولپور کے لیے روانہ ہوئے۔گھر پہنچ کر حضرات والدین کریمین اور برادرم مفتی محمد صالح اویسی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مزارات پر حاضر ہوا عرض کیا کہ حرمین طیبین کا سفر اور اس میں کئے گئے اعمال حسنہ ثواب آپ کے مِلک کرتا ہوں۔اس طرح یہ مبارک سفر آئندہ حاضری کی ڈھیروں دعا کے ساتھ ختم ہوا۔(بقیہ احوال آئندہ)

مخلوق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دیھ سوہو کے اندر

حضرت قبلہ سخی سید پیر محمد عاشق علی شاہ جیلانی (مدفون جنت البقیع شریف) نے اپنی درگاہ شریف دیھ سوہو ضلع خیر پور میرس سندھ میں شہنشاہ بغداد سیدالاولیاء حضور سیدنا غوث الاعظم پیر پیراں میر میراں رضی اللہ عنہ کی گیارویں شریف کی سالانہ محفل کا آغاز کیا تو چند سالوں میں دیکھتے ہی دیکھتے اس محفل کا شمار وطن عزیز کی عظیم محافل میں ہونے لگا گذشتہ چند سال قبل سائیں سید محمد عاشق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تو اپنی تمام منزلیں طے کر کے محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین جنت البقیع شریف میں جا پہنچے مگر ان کی شروع کی ہوئی یہ محفل ''یارویں شریف'' پورے مذہبی جوش و جذبے سے آج بھی قائم ہے گذشتہ ماہ 22 مارچ 2015ء ہفتہ کو یہ محفل کیا تھی انسانوں کے سروں کا ایک سمندر جو دیھ سوہو کے اندر کا منظر پیش کر رہا تھا حضرت شاہ صاحب قبلہ کے وصال کے بعد پہلی بار اس محفل میں فقیر کو بطورِ خطیب بلایا گیا گمان تھا کہ شاید شہزادگان اس انداز کا پروگرام نہ کرسکیں مگر وہاں پہنچ کر فقیر کا گمان غلط ثابت ہوا الحمدللہ ساتوں (۷) جیلانی شہزادے ماشاءاللہ باشرع ہیں سادہ سفید لباس سر پہ عمامہ شریف سب کے چہرے سنت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سجے ہوئے ہیں ان کا اتفاق ومحبت دیکھ کر دل سے دعا نکلی کہ

''شالا نظر بد دور'' آستانہ کا نظام خوب چلا رہے ہیں''

کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ آپ کا بدلہ آپ کی اولاد دے

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی معروف کتاب تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان میں ایک قصہ منقول ہے کہ شہر بخارا میں ایک جیولر کی مشہور دکان تھی اس کی بیوی خوبصورت اور نیک سیرت تھی ایک سقا (پانی لانے والا) اس کے گھر تیس سال تک پانی لاتا رہا بہت با اعتماد شخص تھا ایک دن اسی سقا نے پانی ڈالنے کے بعد اس جیولر کی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر شہوت سے دبایا اور چلا گیا عورت بہت غمزدہ ہوئی کہ اتنی مدت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچی اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اسی دوران جیولر کھانا کھانے کے لئے گھر آیا تو اس نے بیوی کو روتے ہوئے دیکھا پوچھنے پر صورتحال کی خبر ہوئی تو جیولر کی آنکھوں میں آنسو آگئے بیوی نے پوچھا کیا ہوا جیولر نے بتایا کہ آج ایک عورت زیور خریدنے آئی جب میں اسے زیور دینے لگا تو اس کا خوبصورت ہاتھ مجھے پسند آیا میں نے اس اجنبیہ کے ہاتھ کو شہوت کے ساتھ دبایا یہ میرے اوپر قرض ہو گیا تھا لہٰذا سقا نے تمہارے ہاتھ کو دبا کر چکا دیا میں تمہارے سامنے سچی توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا البتہ مجھے ضرور بتانا کہ سقا تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے دوسرے دن سقا پانی ڈالنے کے لئے آیا تو اس نے جیولر کی بیوی سے کہا کہ میں بہت شرمندہ ہوں کل مجھے شیطان نے ورغلا کر بُرا کام کروا دیا میں نے سچی توبہ کر لی ہے آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ جیولر نے غیر عورت کو ہاتھ لگانے سے توبہ کر لی تو غیر مرد نے اس کی عورت کو ہاتھ لگانے سے توبہ کر لی۔

ایک بادشاہ کے سامنے کسی عالم نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ زانی کے عمل کا قرض اس کی اولاد یا اس کے اہل خانہ میں سے کسی نہ کسی کو چکانا پڑتا ہے اس بادشاہ نے سوچا کہ میں اس کا تجربہ کرتا ہوں اس کی بیٹی حسن و جمال میں بے مثال تھی اس نے شہزادی کو بلا کر کہا کہ عام سادہ کپڑا پہن کر اکیلی بازار میں جاؤ اپنے چہرے کو کھلا رکھو اور لوگ تمہارے ساتھ جو معاملہ کریں وہ ہو بہو آکر مجھے بتاؤ شہزادی نے بازار کا چکر لگایا مگر جو غیر محرم شخص اس کی طرف دیکھتا وہ شرم و حیا سے نگاہیں جھکا لیتا کسی مرد نے اس شہزادی کے حسن و جمال کی طرف دھیان ہی نہیں دیا سارے شہر کا چکر لگا کر جب شہزادی اپنے محل میں داخل ہونے لگی تو راہداری میں کسی ملازم نے محل کی خادمہ سمجھ کر روکا گلے لگایا بوسہ لیا اور بھاگ گیا شہزادی نے بادشاہ کو سارا قصہ سنایا تو بادشاہ رو پڑا اور کہنے لگا کہ میں نے ساری زندگی غیر محرم سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کی ہے البتہ ایک مرتبہ میں غلطی کر بیٹھا اور ایک غیر محرم لڑکی کو گلے لگا کر اس کا بوسہ لیا تھا میرے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔ (تفسیر روح المعانی)

سچ ہے کہ زنا ایک قصاص والا عمل ہے جس کا بدلہ ادا ہو کر رہتا ہے

درس عبرت ☜ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہماری کوتاہی کا بدلہ ہماری اولادیں چکاتی پھریں جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے گھر کی عورتیں پاکدامن بن کر رہیں اسے چاہیے کہ وہ غیر محرم عورتوں سے بے طمع ہو جائے اسی طرح جو عورتیں چاہتی ہیں کہ ہمارے خاوند نیکوکاری کی زندگی گذاریں بے حیائی والے کاموں کو چھوڑ دیں انہیں چاہیے کہ وہ غیر محرم مردوں کی طرف نظر اٹھانا بھی چھوڑ دیں تا کہ پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی کی صورت میں مل جائے رہ گئی بات کہ اگر کسی نے پہلے یہ کبیرہ گناہ کیا ہے تو توبہ کا دروازہ کھلا ہے سچی توبہ کے ذریعے اپنے رب کو منائیں تا کہ دنیا میں قصاص سے بچ جائیں اور آخرت میں ذلت و رسوائی سے چھٹکارا پائیں۔